خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 21- مئی 1999ء - 5 صفر 1420 ہجری- 21- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84. نمبر 112

جمعہ 21- مئی 1999ء

رزق میں برکت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر میرے لئے وسیع کر دے اور جو رزق تو مجھے عطا کرے اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قبض و بسط رزق کا سر ایسا ہے کہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک طرف مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدے کئے ہیں۔ (-) یعنے جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کے لئے اللہ کافی ہے۔ (-) جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص252)

ہمارا یہ مذہب کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں کہ متقیوں کو خود اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان کیا ہے۔ یہ سب سچے ہیں۔ اور سلسلہ اہل اللہ کی طرف دیکھا جاوے تو کوئی ابرار میں سے ایسا نہیں ہے۔ کہ بھوکا مرا ہو۔ مومنوں نے جن پر شہادت دی اور جن کو اتقیا مان لیا گیا۔ یہی نہیں کہ وہ فقر و فاقہ سے بچے ہوئے تھے۔ گو اعلیٰ درجہ کی خوشحالیاں نہ ہوں' مگر اس قسم کا اضطراری فقر و فاقہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ عذاب محسوس کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر اختیار کیا ہوا تھا۔ مگر آپ کی سخاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود آپؐ نے اختیار کیا ہوا تھا' نہ کہ بطور سزا تھا۔ غرض اس راہ میں بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں۔ ان سب حالات کو دیکھ کر آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سب سچے ہیں' لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 253)

اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ (-) یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا۔ اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ (-) جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالا تر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص42)

خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اسے علم بھی نہ ہو گا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہو' لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امراس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ151)

جماعت احمدیہ کے خلاف صحافتی بددیانتی ختم کی جائے

(ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ-(پ-ر) اس وقت بدقسمتی سے اخلاقی روایات کی پامالی کے وسیع اثرات صحافت جیسے مقدس پیشہ پر بھی پڑے ہیں- اور بعض صحافیوں نے جھوٹی اور بے بنیاد خبروں کی اشاعت کو روزمرہ کا معمول بنالیا ہے- جماعت احمدیہ کے خلاف تو صحافتی دہشت گردی کی اس حد تک انتہا ہو چکی ہے کہ جس خبر سے جماعت احمدیہ کے خلاف بغض و تعصب کا اظہار ہو سکتا ہو پھر تو اس کے بارے میں نہ تو کسی قسم کی تحقیق ضروری سمجھی جاتی ہے اور نہ ہی صحافتی و اخلاقی اقدار کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور بے سوچ سمجھے جماعت کے خلاف ہر جھوٹی اور بے بنیاد خبر کو بڑے فخر سے شائع کر دیا جاتا ہے-

اس جھوٹ کی ایک صورت یہ ہے اگر کسی غیر از جماعت شخص کے خلاف مخالفانہ پراپیگنڈہ کرنا مقصود ہو تو اس کو احمدیت کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے خواہ عقیدۃً اس کا جماعت سے تعلق نہ بھی ہو قبل ازیں سرتاج عزیز صاحب' منظور وٹو' اور ریٹائرڈ جسٹس سعد سعود جان صاحب کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جن کو احمدیت کی طرف منسوب کیا گیا اور انہیں مختلف ذرائع سے تردید کرنا پڑی-

اس طرح آجکل فرائیڈے ٹائمز کے نجم سیٹھی صاحب کے بارے میں پراپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ ان کا تعلق بھی جماعت احمدیہ سے ہے- ان کو جماعت کی طرف منسوب کر کے جماعت کے خلاف بغض و نفرت کی مذموم مہم چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے- حالانکہ ہمارے علم کے مطابق نجم سیٹھی صاحب عقیدۃً جماعت احمدیہ سے منسلک نہیں ہیں-

ترجمان جماعت احمدیہ مرزا خورشید احمد نے کہا اخبارات کو کچھ تو اخلاقی تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہئے- آخر صحافت میں تحقیق نام کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد- مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر60

مندرجہ ذیل ایمان پرور روایات حضرت مولوی فضل محمد صاحب آف ہرسیاں کے قلم سے اخبار الحکم قادیان کے شمارہ21 جنوری 1935ء کے صفحہ 4-5 پر سپرد اشاعت ہوئیں۔

کمال تقویٰ

ایک دفعہ حضور سیر کو جارہے تھے۔ راستہ میں ایک کیکر کا درخت گرا ہوا تھا۔ لوگ اس سے مسواکیں بنانے لگے۔ جب حضور واپس تشریف لائے اس وقت حضور نے دیکھا کہ بعض دوست مسواک بنانے میں مشغول تھے۔ حضور نے فرمایا۔

آپ لوگ کس کی اجازت سے مسواکیں بنارہے ہیں۔

سب نے اسی وقت مسواکیں پھینک دیں۔ یہ حالت تھی اس تقویٰ کی۔ اور یہ وہ رنگ تھا جو حضور جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ایک گرے ہوئے درخت کی مسواک اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لینا بھی حضور جائز نہیں سمجھتے تھے۔

مہمان نوازی

حضور کی عادت تھی کہ حضور روزانہ سیر کو تشریف لے جاتے اور سیر کے لئے کبھی کسی طرف اور کبھی کسی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ خدام کی ایک جماعت ہمرکاب ہوتی تھی۔

ایک دفعہ جبکہ شہتوت اور بیدانہ کا موسم تھا حضور باغ میں تشریف لے گئے۔ خدام بھی ہمراہ تھے۔ جب حضور بیدانہ کے درختوں کے نیچے پہنچے تو حضور کو ایک شخص نے جو غالباً باغ کا مالی ہوگا بڑھ کر سلام کیا اور ایک کپڑا بچھا دیا حضور نہایت سادگی سے اپنی جماعت کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضور حسب معمول باتیں کرتے رہے تھوڑی دیر میں باغ کے خادم دو ٹوکریوں میں بیدانہ ڈال کر لے آئے۔ بیدانہ بہت عمدہ اور سفید تھا۔ حضور نے اپنے خدام کو بیدانہ کھانے کا حکم دیا۔ جو سب کھانے لگے۔ میں حضور کے قریب ہی تھا میں نے ادب کی وجہ سے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔

میاں تم کیوں نہیں کھاتے؟

میں ندامت سے اور تو کچھ نہ کہہ سکا جلدی سے میرے منہ سے نکل گیا کہ حضور یہ گرم ہیں میرے موافق نہیں۔ حضور نے فرمایا۔

نہیں نہیں میاں یہ تو قبض کشا ہوتے ہیں حضور کے اس فرمانے سے مجھے جرأت ہوئی اور میں بھی حضور کے ساتھ کھانے لگا۔

میں حضور کی اس شفقت کو دیکھ کر حیران ہوگیا۔

خطبہ الہامیہ کا تاریخ ساز واقعہ

جس عید کو حضور نے خطبہ الہامیہ پڑھا میں اس عید کو قادیان میں موجود تھا۔ بیت اقصیٰ میں لوگ جمع تھے مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ عید کے دن ایک نشان ظاہر ہوگا۔ آج عید کا دن ہے الغرض حضور نے خطبہ الہامیہ پڑھا بہت سے دوست لکھ رہے تھے۔ حضور اس طرح تقریر فرمارہے تھے۔ جیسے کوئی چھپی ہوئی کتاب پڑھ رہا ہو۔ اگر کوئی لکھنے والا بھول جاتا تو حضور اس کے ہجے تک کرکے لکھوا دیتے تھے۔

حضور کا رنگ اس وقت سرسوں کے پھول کی طرح زرد رنگ کا ہو رہا تھا۔ آنکھیں بند تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت اقدس خود نہیں بول رہے۔ بلکہ آسمان سے کوئی مشین لگی ہوئی ہے اور وہ بول رہی ہے۔

میں نے حضور کو اس دن پہلی دفعہ الہام کی حالت میں دیکھا۔ پھر وہ نظارہ آنکھوں نے نہ دیکھا۔

ایم ٹی اے پر حضور کے دورہ جرمنی کے پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقعہ پر مجالس عرفان' اور اختتامی خطاب کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ٹیلی کاسٹ ہوگی۔

21- مئی بروز جمعہ

صبح- 6-10 مجلس عرفان ریکارڈنگ 16-5-99
رات- 8-40 اختتامی خطاب ریکارڈنگ 16-5-99

22- مئی بروز ہفتہ

صبح- 8-30 اختتامی خطاب دوبارہ
رات- 8-40 مجلس عرفان اطفال کے ساتھ 15-5-99

23- مئی بروز اتوار

صبح- 8-40 مجلس عرفان دوبارہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آسماں سے اتر مرے مالک

مشتعل ہے مزاج کانٹوں کا
کیجئے کچھ علاج کانٹوں کا
آبلوں سے بہت پرانا ہے
رشتۂ ازدواج کانٹوں کا
خون تو خون ہے بہر صورت
اشک بھی ہے اناج کانٹوں کا
گل بھی کچھ مسکرا رہے ہیں بہت
کچھ ہے برہم مزاج کانٹوں کا
عشق کی سلطنت ہے قادر کی
عشق کل تھا نہ آج کانٹوں کا
اس گلِ منتخب کے کھلتے ہی
بڑھ گیا احتجاج کانٹوں کا
سب ادا کر دیا ہے قادر نے
جس قدر تھا خراج کانٹوں کا
اپنی سچائی کی گواہی دی
پہن کر اس نے تاج کانٹوں کا
اک طرف پھول کی روایت ہے
اک طرف ہے رواج کانٹوں کا
اک طرف مملکت ہے پھولوں کی
اک طرف سامراج کانٹوں کا
درمیاں میں کھڑی ہے خلقِ خدا
گل ہیں اور احتجاج کانٹوں کا
اپنے انجام کی اذیت سے
بے خبر ہے سماج کانٹوں کا
کوئی صورت نظر نہیں آتی
ہے مَرَض لاعلاج کانٹوں کا
آسماں سے اتر مرے مالک
اب زمیں پر ہے راج کانٹوں کا
قتلِ ناحق سے پھول کے مضطر
ہل گیا تخت و تاج کانٹوں کا

چوہدری محمد علی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد افضل فہیم صاحب

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا   کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

دعا کی برکات اور اس کے آداب

حضرت مسیح موعود کی پرمعارف تحریرات

قبولیت دعا کی شرط

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

دعا میں جوش کے محرکات

"خدائے تعالیٰ نے.... سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر یک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر یک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقاء کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے سو سورۃ فاتحہ کے ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامد کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر یک فیض اسی کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر یک چیز کا علت العلل اور ہر یک فیض کا مبدء اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں اور پھر بندہ کو تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض! ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی ہم عاجز ہیں آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل حال نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتش شوق الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقرار ہی نہیں کرتا اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہیں دو چیزوں کا تصور دعا کے لئے ضروری ہے یعنی اول اس بات کا تصور کہ خدا تعالیٰ ہر یک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفات کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائید الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصور ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبران سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہی کل ہے جس سے ایک غافل مردہ میں جان پڑ جاتی ہے انہیں دو باتوں کے تصور سے ہر یک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے غرض یہی وہ روحانی وسیلہ ہے جس سے انسان کی روح روبخدا ہوتی ہے اور اپنی کمزوری اور امداد ربانی پر نظر پڑتی ہے اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بیخودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذات عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذات رحمت کل اور ہر یک ہستی کا ستون اور ہر یک درد کا چارہ اور ہر یک فیض کا مبدء دکھائی دیتی ہے آخر اس سے ایک صورت فنافی اللہ کی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے اس حالت کا نام خدا نے صراط مستقیم رکھا ہے جس کی طلب کے لئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا اھدنا الصراط المستقیم۔ یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبت الٰہی کا جو آیات مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور اپنے غیر سے بکلی منقطع کر۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش پیدا کرنے کے لئے وہ اسباب حقہ انسان کو عطا فرمائے کہ جو اس قدر دلی جوش پیدا کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو خودی کے عالم سے بے خودی اور نیستی کے عالم میں پہنچا دیتے ہیں اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بات ہرگز نہیں کہ سورۃ فاتحہ دعا کے کئی طریقوں میں سے ہدایت مانگنے کا ایک طریقہ ہے بلکہ جیسا کہ دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہو چکا ہے درحقیقت صرف یہی ایک طریقہ ہے جس پر جوش دل سے دعا کا صادر ہونا موقوف ہے اور جس پر طبیعت انسانی بمقتضاء اپنے فطرتی تقاضا کے چلنا چاہتی ہے حقیقت یہ ہے کہ جیسے خدا نے دوسرے امور میں قواعد مقررہ ٹھہرا رکھے ہیں ایسا ہی دعا کے لئے بھی ایک قاعدہ خاص ہے اور وہ قاعدہ وہی محرک ہیں جو سورۃ فاتحہ میں لکھے گئے ہیں اور ممکن نہیں کہ جب تک وہ دونوں محرک کسی کے خیال میں نہ ہوں تب تک اس کی دعا میں جوش پیدا ہو سکے۔ سو طبعی راستہ دعا مانگنے کا وہی ہے جو سورۃ فاتحہ میں ذکر ہو چکا ہے پس سورۃ ممدوحہ کے لطائف میں سے یہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ ہے کہ دعا کو معہ محرکات اس کے بیان کیا ہے فتدبر"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 568 تا 575 حاشیہ نمبر 11)

دعا ایک تعلق جاذبہ ہے

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔"

(برکات الدعاء روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص 9، 10)

اندھیری راتوں کی دعائیں

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح نظر آتی تھیں"
(برکات الدعاء- روحانی خزائن جلد 6 ص 10-11)

دعا کرنا فرض ہے

"یہ دعا جو آیت ادعونی استجب لکم میں بطور امر کے بجالانے کے لئے فرمائی گئی ہے اس سے مراد معمولی دعائیں نہیں ہیں بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے کیونکہ امر کا صیغہ یہاں فرضیت پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ کل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں بلکہ بعض جگہ اللہ جل شانہ نے صابرین کی تعریف کی ہے جو اناللہ پر کفایت کرتے ہیں اور اس دعا کی فرضیت پر بڑا قرینہ یہ ہے کہ صرف امر پر ہی کفایت نہیں کی گئی بلکہ اس کو عبادت کے لفظ سے یاد کرکے بحالت نافرمانی عذاب جہنم کی وعید اس کے ساتھ لگادی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ دوسری دعاؤں میں یہ وعید نہیں بلکہ بعض اوقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دعا مانگنے پر زجر و توبیخ کی گئی ہے چنانچہ انی اعظک ان تکون من الجاھلین اس پر شاہد ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہر دعا عبادت ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام کو لا تسئلن کا تازیانہ کیوں لگایا جاتا ہے اور بعض اوقات اولیاء اور انبیاء دعا کرنے کو سوء ادب سمجھتے رہے ہیں اور صلحاء نے ایسی دعاؤں میں استفتاء قلب پر عمل کیا ہے یعنی اگر مصیبت کے وقت دل نے دعا کرنے کا فتویٰ دیا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے اور اگر صبر کے لئے فتویٰ دیا تو پھر صبر کیا اور دعا سے منہ پھیر لیا ماسوا اس کے اللہ تعالیٰ نے دوسری دعاؤں میں قبول کرنے کا وعدہ نہیں کیا بلکہ صاف فرمادیا ہے کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کروں (-) اور اگر ہم تنزلاً مان بھی لیں کہ اس مقام میں لفظ ادعوا سے عام طور پر دعا ہی مراد ہے تو ہم اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں دیکھتے کہ یہاں دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کرلینا انسان کے اختیار میں نہیں۔ جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عنداللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے یا ایک زہر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس کو کھلا دے تو یہ سوال اس بچے کا ہرگز اس کی ماں پورا نہ کرے گی اور اگر پورا کردیوے اور اتفاقاً بچے کی جان بچ جاوے لیکن کوئی عضو اس کا بیکار ہو جاوے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اس احمق والدہ کا سخت شاکی ہوگا اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں اس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے اور جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے ان میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو تب تک توقع اثر دعا امید موہوم ہے اور جب تک ارادہ الٰہی قبولیت دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتی ہیں۔

(برکات الدعاء- روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص 12 تا 14)

تدبیر اور دعا

"جب کہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوزوگداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پاکر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدء فیض کو شناخت کرکے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے وہ لوگ جن کو خداتعالیٰ سے ربط معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی فکر اور غور کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑجائے اور ایک عارف دعا کرنے والا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے لیکن محجوب جو خداتعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدء فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے اور اسی مدد کے پانے کے لئے وہ فکر کرتا ہے مگر عارف اس مبدء کو دیکھتا ہے اور یہ تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے وہ بھی خداتعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خداتعالیٰ متفکر کے فکر کو بطور دعا قرار دے کر بطور قبول دعا اس علم کو فکر کرنے والے کے دل میں ڈالتا ہے غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا سے ہی آتا ہے اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خداتعالیٰ جانتا ہے کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے سو آخر وہ خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے اور جیساکہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ طریق طلب روشنی اگر علیٰ وجہ البصیرت اور ہادی حقیقی کی شناخت کے ساتھ ہو تو یہ عارفانہ دعا ہے اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی لامعلوم مبدء سے طلب کی جائے اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے۔

اب اس تحقیق سے تو یہی ثابت ہوا کہ تدبیر کے پیدا ہونے سے پہلا مرتبہ دعا کا ہے جس کو قانون قدرت نے ہر ایک بشر کے لئے ایک امر لابدی اور ضروری ٹھہرا رکھا ہے اور ہر ایک طالب مقصود کو طبعاً اس پل پر سے گزرنا پڑتا ہے پھر جائے شرم ہے کہ کوئی ایسا خیال کرے کہ دعا اور تدبیر میں کوئی تناقض ہے دعا کرنے سے کیا مطلب ہوتا ہے؟ یہی تو ہوتا ہے کہ وہ عالم الغیب جس کو دقیق در دقیق تدبیریں معلوم ہیں کوئی احسن تدبیر دل میں ڈالے یا بوجہ خالقیت اور قدرت اپنی طرف سے پیدا کرے پھر دعا اور تدابیر میں تناقض کیونکر ہوا؟

علاوہ اس کے جیساکہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے جیساکہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی خوشی سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کسی قوم کا کانشنس اس متفق علیہ مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں۔ غرض دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔"

(ایام الصلح- روحانی خزائن جلد نمبر 14 ص 230، 232)

عارفوں کا تجربہ

"ہزاروں عارفوں راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دعا میں ایک قوت جذب ہے اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارے میں اپنے ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں اور تجربہ سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں اگرچہ یہ سچ ہے کہ قضاء وقدر میں پہلے سب کچھ قرار پاچکا ہے مگر جس طرح یہ قرار پاچکا ہے کہ فلاں شخص بیمار ہوگا اور پھر یہ دوا استعمال کرے گا تو وہ شفا پاجائے گا اسی طرح یہ بھی قرار پاچکا ہے کہ فلاں مصیبت زدہ اگر دعا کرے گا تو قبولیت دعا سے اسباب نجات اس کے لئے پیدا کئے جائیں گے اور تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جس جگہ خداتعالیٰ کے فضل سے یہ اتفاق ہو جائے کہ بہمہ شرائط دعا ظہور میں آوے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے اسی کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت اشارہ فرما رہی ہے۔ ادعونی استجب لکم یعنی تم میرے حضور میں دعا کرتے رہو آخر میں دعا قبول کرلوں گا تعجب کہ جس حالت میں باوجود قضاء قدر کے مسئلہ پر یقین رکھنے کے تمام لوگ بیماریوں میں ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پھر دعا کا بھی کیوں دوا پر قیاس نہیں کرتے؟"

(ایام الصلح- روحانی خزائن جلد 14 ص 232 حاشیہ)

دعا کی لذت

"جو شخص دعا کے ساتھ خداتعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے اور ہماری اس تقریر میں ان نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظر خطاکار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل، وہ ان پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیساکہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کردیتا ہے جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے اگر خداتعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور ان کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اگر اطمینان اور سچی خوشحالی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دکھ ہے سو یہ اطمینان اور روح کی سچی خوشحالی تدابیر سے ہرگز نہیں ملتی بلکہ محض دعا سے ملتی ہے۔"

(ایام الصلح- روحانی خزائن جلد 14 ص 237، 238)

ایک نسخہ

○ "اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خداتعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خداتعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 113)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر

20- مئی 1955ء

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے عہد مبارک میں یورپ ' امریکہ ' افریقہ ' ایشیا غرضیکہ جملہ براعظموں میں متعدد بیوت الذکر بنوائیں اور ہمیشہ ہی جماعت کو یہ نصیحت فرماتے رہے کہ "ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر (بیوت الذکر) بنانی ہوں گی۔"

جہاں تک ہالینڈ کا تعلق ہے حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر اس سرزمین پر 1955ء میں ایک شاندار اور عالی شان بیت الذکر تعمیر کی گئی۔ بیت فضل لندن کی طرح یہ بیت بھی خواتین احمدیت کے چندوں سے تیار ہوئی۔

بیت ہالینڈ کے لئے زمین کا حصول ایک بڑا معرکہ تھا۔ ہالینڈ کے کیتھولک چرچ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ ہیگ بلکہ ملک کے کسی گوشہ میں بیت الذکر تعمیر نہ ہونے پائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و طاقت کا ایسا غیبی ہاتھ دکھایا کہ چرچ کی تمام کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ اور 7- جولائی 1950ء بروز جمعہ ہیگ میں ایک موزوں قطعہ کی باضابطہ منظوری ہو گئی۔ چنانچہ حافظ قدرت اللہ صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"1950ء میں جب بیت الذکر کے لئے زمین خریدنے کا معاملہ زیر غور تھا تو اس وقت بھی بعض حالات ایسے رنگ میں ظاہر ہوئے جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔ ہیگ میں (بیت الذکر) کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کے لئے کافی تگ و دو کرنی پڑی تھی۔ آخر حسن اتفاق ایسا ہوا کہ ہماری توقعات سے بڑھ کر ایک نہایت عمدہ جگہ اس غرض کے لئے ہمیں مل گئی۔ یہ جگہ ایک چرچ اور ایک اہم کیتھولک انسٹی ٹیوٹ کے نہ صرف قریب تھی بلکہ ان کے راستہ پر پڑتی تھی جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مذہبی حلقوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر ہیگ کی میونسپل کمیٹی کا جو ذمہ دار شخص تھا اس نے اس تمام مخالفت کا ایسا ذمہ دارانہ مقابلہ کیا کہ آج بھی اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہمیں ان مشکلات کا علم اس وقت ہوا جب فیصلہ ہو کر پریس کے ذریعہ یہ خبر منصہ شہود پر آگئی کہ کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس میں یہ امر بالآخر طے پا گیا ہے کہ مجوزہ جگہ پر بیت الذکر کی تعمیر کر لی جائے۔ کمیٹی کے اس تاریخی اجلاس میں کیتھولک مخالفت کے باوجود ڈاکٹر باکے سخت (Balke Schut) جو کمیٹی کے چیف ٹاؤن پلانر تھے ان کی پارٹی کو فتح حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔"

اس بیت کا رقبہ آٹھ سو مربع میٹر کے قریب ہے۔ حضرت مصلح موعود کا منشاء مبارک تو اس سے زیادہ رقبہ لینے کا تھا مگر حالات نے اس کی اجازت نہ دی۔ زمین باموقع اور اچھے علاقہ میں ہے اور اوست ڈاؤن لان (Oost Duinlaan) نامی سڑک پر واقع ہے۔

بیت ہیگ کی ابتدائی خبر اخبارات میں

بیت الذکر کے لئے زمین کا حصول ایک ایسا اہم واقعہ تھا کہ ولندیزی پریس نے اس کا خاص طور پر چرچا کیا۔ چنانچہ یہ خبر ساٹھ اخباروں میں شائع ہوئی جن میں ہالینڈ کے چوٹی کے اخباروں سے لے کر صوبہ جاتی اخبار تک شامل تھے۔ مثلاً ایک اخبار نے لکھا۔

بزاؤدن ہاؤت محلّہ میں احمدیہ مشن کی طرف سے بیت کی تعمیر

چند سالوں کے اندر اندر ہالینڈ میں دو بیوت ہو جائیں گی پہلی بیت ہیگ میں Oostduinlaan (سڑک پر) B.P.M بلڈنگ کے مدمقابل تعمیر ہو گی۔ یہ جگہ ابھی تک خالی پڑی رہی تھی اور اس جگہ کے اردگرد بہت دیر سے مکان تعمیر ہو چکے ہیں۔ شاید خدا تعالیٰ نے اس جگہ کو اس لئے خالی رہنے دیا ہو گا کہ اس جگہ بیت تعمیر ہو گی۔ دوسری بیت ایمسٹرڈیم میں Talpplein چوک کے پاس تعمیر کی جائے گی۔ اس طرح احمدیہ مشن ہمارے ملک میں اپنی دو عمارتوں کا مالک ہو جائے گا۔ جو نبی اکرم کی تعلیم پھیلانے کے لئے نقطہ مرکزی کی حیثیت اختیار کریں گی۔"

"اس قسم کی خبریں احمدیہ مشن ہالینڈ کے انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے ذریعہ نشر ہوتی ہیں۔ بیت ہیگ کی تعمیر میں اب امام جماعت احمدیہ کی اجازت کا انتظار ہے۔ ان کی خدمت میں مسٹر دالیون سے ایک نقشہ تیار کروا کے بھجوایا جا چکا ہے۔ اس نقشہ کی منظوری پر کام شروع ہو جائے گا۔ بیت کے لئے زمین کسی پرائیویٹ مالک سے 28 ہزار گلڈر میں خریدی گئی ہے جس کا رقبہ 800 مربع میٹر ہے۔ تعمیر پر قریباً ایک لاکھ گلڈرز خرچ ہو گا تب جا کر ایک سفید بیت بلند ہو سکے گی۔"

حضرت مصلح موعود کی طرف سے چندہ کی تحریک
اور احمدی مستورات کا شاندار مالی جہاد

حضرت مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ ہالینڈ کی بیت احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی جائے۔ احمدی خواتین نے اپنی گذشتہ مثالی روایات کے عین مطابق اس مالی تحریک کا ایسا والہانہ اور پرجوش خیر مقدم کیا کہ اس پر حضرت مصلح موعود نے تقریروں اور خطبوں میں اپنی زبان مبارک سے متعدد بار اظہار خوشنودی کیا۔ مثلاً ایک خطبہ میں فرمایا۔

"ہالینڈ کی بیت کے متعلق عورتوں میں تحریک کی گئی تھی انہوں نے مردوں سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ گو ان کی تحریک بھی چھوٹی تھی۔ عورت کی آمدن ہمارے ملک میں تو کوئی ہوتی ہی نہیں۔ اگر (دینی) قانون کو دیکھا جائے تو عورت کی آمد مرد سے آدھی ہونی چاہئے کیونکہ شریعت نے عورت کے لئے آدھا حصہ مقرر کیا اور مرد کے لئے پورا حصہ۔ پس اگر مردوں نے چالیس ہزار روپیہ دیا تو چاہئے کہ عورتیں بیس ہزار روپیہ دیتیں مگر واقعہ یہ ہے کہ مردوں نے اگر ایک روپیہ چندہ دیا ہے تو عورتوں نے سوا روپے کے قریب دیا ہے۔ انہوں نے زمین کی قیمت ادا کر دی ہے اور ابھی چھ سات ہزار روپیہ ان کا جمع ہے جس میں اور روپیہ ڈال کر ہالینڈ کی بیت بنے گی۔ پھر یہ چندہ انہوں نے ایسے وقت میں دیا ہے جبکہ لجنہ کا دفتر بنانے کے لئے بھی انہوں نے چودہ پندرہ ہزار روپیہ جمع کیا تھا۔"

کھدائی کا مرحلہ

بیت کی تعمیر کے لئے چندہ کی ایک معقول رقم احمدی مستورات کی طرف سے فراہم ہو چکی تھی اس لئے حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر 12/ فروری 1955ء کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف (حال چیف جسٹس) نے دعا کے ساتھ بیت کی بنیادیں اٹھانے کے لئے کھدائی کا کام شروع کرا دیا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے اکثر احباب کے علاوہ مختلف اخبارات کے نمائندے اور پریس فوٹوگرافر بھی موجود تھے۔ سب سے پہلے حضرت چوہدری صاحب نے تمام احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ پھر آپ نے کدال چلائی۔ بعد ازاں مبلغ ہالینڈ جناب مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے کچھ زمین کھودی۔ پھر بعض دوسرے احمدیوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

(الفضل 27/ فروری 1995ء)

سنگ بنیاد

کھدائی کا ابتدائی مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو چکا تو 20/ مئی 1955ء کو حضرت چوہدری صاحب ہی کے مبارک ہاتھوں سے سرزمین ہالینڈ کی پہلی بیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سے مسلم ممالک کے نمائندوں اور ممتاز صحافیوں نے شرکت کی۔

حضرت مصلح موعود کا پیغام

انچارج ہالینڈ مشن کی طرف سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بیت کے سنگ بنیاد کی خوشخبری پہنچی تو حضور کو از حد مسرت ہوئی اور حضور نے ایک خصوصی پیغام بھجوایا جس میں فرمایا کہ:۔

"جزاک اللہ ' مبارک ہو ' آپ کو بھی اور سب احمدی نو (مبایعین) کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے لئے یہ خدمت عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبد القادر نے بیت لندن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہنچانے کی سعادت بخشی اور اس کے بدلہ میں ان کو بیت ہالینڈ کا سنگ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہو گی۔ ہم نئے سرے سے (دین) کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ آج دنیا اس کی قدر کو نہیں جانتی۔ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے...... اللہ تعالیٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے....."

افتتاح کی بابرکت تقریب

سیدنا حضرت مصلح موعود کی خاص توجہ اور نگرانی کے تحت بیت ہالینڈ کی تعمیر پایہ تکمیل تک پہنچ چکی تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے 9/ دسمبر 1955ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں متعدد ممالک کے سربرآوردہ حضرات کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مدعوین میں پاکستان ' مصر ' شام اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے ' یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان ' مشہور فرموں کے ڈائریکٹرز ' میونسپل افسران اور جرمنی ' سوئٹزرلینڈ اور انگلستان کے مربیان احمدیت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں ہیگ اور بعض دوسرے مقامات کے احمدی اور پریس اور ریڈیو کے نمائندگان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

ہالینڈ میں بیت کی تعمیر کو غلبہ احمدیت کی شاہراہ میں ہمیشہ سنگ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اس سرزمین میں خانہ خدا کی اہمیت کو ہالینڈ کے اونچے طبقے نے خاص طور پر محسوس کیا۔ چنانچہ ہیگ کا ایک کثیر الاشاعت روزنامہ "Nieuwe Heages Courant" نے بیت ہیگ میں نماز کی حالت کا ایک فوٹو دیتے ہوئے لکھا۔

"یہ فوٹو قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ بیت خود ہیگ میں ہے جس میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں"

اور پھر اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ۔

"(-) دو دفعہ اس سے پہلے بھی یورپ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے۔ ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھوی صدی میں۔ مگر دونوں دفعہ ان کا آنا سیاسی نوعیت کا تھا مگر اس دفعہ ہمارے زمانہ میں ان کی آمد یورپ میں عقبی دروازہ سے ہوئی ہے اور اس طرف سے انہیں کسی لشکر یا فوج کا سامنا نہیں کرنا پڑا بلکہ اس کے برعکس انہیں وہ خالی دل ملے ہیں جن سے عیسائیت عرصہ ہوا نکل چکی ہے۔"

تکمیل بیت کے لئے چندہ کی تحریک

بیت ہالینڈ [چو]نکہ اندازہ سے زیادہ خرچ ہو چکا تھا اس لئے حضرت مصلح موعود نے احمدی خواتین کو چندہ کی تحریک برابر جاری رکھی اور اس پر بہت زور دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

"اس سال ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف احمدی مستورات کے چندہ سے ہی ایک نہایت عظیم الشان بیت تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن اس پر جو خرچ ہوا ہے وہ ابتدائی اندازے سے بڑھ گیا ہے۔ اس وقت تک مستورات نے جو چندہ دیا ہے 91 ہزار روپیہ اس سے زائد خرچ ہو گیا ہے۔ مستورات کو چاہئے کہ جلد یہ رقم جمع کر دیں۔"

حضرت مصلح موعود نے تعمیر بیت ہیگ کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک خاص فرمائی تھی مگر خواتین احمدیت نے اپنے آقا کے حضور ایک لاکھ تینتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کر دی بلکہ بعض مستورات تو اس مد کے ختم ہونے کے بعد بھی چندہ بھجواتی رہیں۔

ہالینڈ میں حضرت مصلح موعود کی تشریف آوری

بیت ہیگ ابھی زیر تعمیر تھی کہ ہالینڈ مشن کو اپنی تاریخ کا ایک ایسا عظیم اعزاز نصیب ہوا جس پر ہالینڈ کے احمدی خصوصاً اور دوسرے ولندیزی باشندے عموماً جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ یہ اعزاز حضرت مصلح موعود کا ورود ہالینڈ میں تھا۔

حضرت اقدس دوسرے سفر یورپ کے دوران سوئٹزرلینڈ کو اپنے مبارک نزول سے برکت دینے کے بعد 18/جون 1955ء کو ہیگ میں بھی رونق افروز ہوئے۔ حضور یہاں ایک ہفتہ قیام فرما رہنے کے بعد 25 جون کو ہیمبرگ تشریف لے گئے۔ دوران قیام بیت کی زیر تعمیر عمارت اور انٹرنس ہال میں ایک لمبی پرسوز دعا کی۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ 173 تا 183)

اس بیت کی توسیع کا کام حال ہی میں مکمل ہوا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32110 میں محمد افضل صادق ولد محمد اسحاق انور قوم راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فجی آئی لینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ بینک اکاؤنٹ۔ /9000 $ F۔ 2۔ بینک اکاؤنٹ۔ /7100 $ U S۔ 3۔ موٹر کار مالیتی۔ /800 $ F۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /850 $ F ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد افضل صادق فجی آئی لینڈ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد قمر وصیت نمبر 18102 گواہ شد نمبر 2 طاہر ایچ منشی وصیت نمبر 29027۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32111 میں مسز فریدہ نصراللہ زوجہ مسٹر نصراللہ Nawir پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 500 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔ /10000000 روپے۔ 2۔ مکان مالیتی۔ /5000000 روپے۔ 3۔ سونا مالیتی۔ /5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /437000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسز فریدہ نصراللہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 مسٹر نصراللہ Nawir انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Nursima Syaiful انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32112 میں Achmad-Priadi ولد مکرم Sosro Moelyono پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت 1989ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /540000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Achmad Priadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Adc Diat انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mukti Apendi انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32113 میں مسز صادقہ زوجہ R.Usman Iya-prawira پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع انڈونیشیا مالیتی۔ /15000000 روپے۔ 2۔ حق مہر۔ /20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /1000000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 مسز عائشہ نورانی انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mrs.Liah Holiah گواہ شد نمبر 2 Mrs.Liah Holiah گواہ شد نمبر 3 Mr.Endang Abdul Rahman انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32114 میں ملک ثناء اللہ ولد ملک سعد اللہ خان قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 1/2 سی دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ ایک کنال مالیتی۔ /1500000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 16/B-26 واقع دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلہ مالیتی۔ /1200000 روپے مع دکانات۔ 3۔ پلاٹ واقع موضع چھنی 8 مرلہ مالیتی۔ /100000 روپے۔ 4۔ سفیدہ زمین واقع موضع احمد نگر برقبہ ساڑھے پانچ کنال۔ 5۔ مکان نمبر 10/40 واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ 10 مرلہ۔ 6۔ اور نقد رقم بنک میں۔ /450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /2000 ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ /50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک ثناء اللہ C-1/2 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 زبیر احمد خالد پسر موصی گواہ شد نمبر 2 محفوظ الرحمن صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32115 میں روبینہ چوہدری زوجہ چوہدری محمد احمد صاحب طاہر قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 141 صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-2-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔ /100000 روپے۔ زیورات طلائی 10-189 مالیتی۔ /2535 $ CAN۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /100 $ C ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ چوہدری کوارٹر نمبر 141 صدر انجمن احمدیہ حال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عبدالباری سیکرٹری مال کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد احمد کینیڈا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کمپیوٹر قلم

ایک برطانوی فرم نے ایسا قلم تیار کیا ہے جو ایک مکمل کمپیوٹر ہے اس کے اندر کمپیوٹر چپ لگی ہے جب آپ اس قلم سے لکھنا شروع کرتے ہیں تو وہ تحریر کاغذ کے علاوہ کمپیوٹر میں محفوظ ہونا شروع ہو جاتی ہے محفوظ کی گئی تحریر کو بعد ازاں پرنٹر کے ذریعے کاغذ پر منتقل کیا جا سکتا ہے جو افراد کمپیوٹر کا استعمال نہیں جانتے ان کے لئے یہ قلم انتہائی اہم ہے قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس قلم کو اس کے مالک کے علاوہ کوئی دوسرا شخص استعمال نہیں کر سکتا۔ کمپیوٹر دستخطوں اور ہاتھ کی حرکت سے اپنے مالک کو پہچان لیتا ہے۔ اس قلم کی قیمت تین سو ڈالر رکھی گئی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 31- اکتوبر 1998ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل کھلاڑی

عبدالحلیم سحر صاحب

کرکٹ کا عالمی میلہ

﴿ورلڈ کپ کرکٹ﴾

کرکٹ کا عالمی کپ انگلستان میں شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت TV اخبارات، رسائل یعنی کہ تمام ذرائع ابلاغ پر کرکٹ چھایا ہوا ہے۔ ذوق و شوق سے میچ دیکھے جا رہے ہیں تبصرے جاری ہیں جیتنے ہارنے کی پیشن گوئیاں ہو رہی ہیں غرض کرکٹ کا عالمی میلہ لگا ہوا ہے۔

اب ہم چند ابتدائی میچوں کا جائزہ لیتے ہیں ورلڈ کپ کا افتتاحی میچ موجودہ عالمی چمپئن سری لنکا اور میزبان ملک انگلینڈ کے درمیان 99-5-14 کو کھیلا گیا۔ سری لنکا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 204 رنز بنائے جواب میں انگلینڈ نے 3 کھلاڑیوں کے نقصان پر یہ سکور پورا کر لیا۔ سری لنکا کے کھلاڑی جو ون ڈے کرکٹ میں مار دھاڑ کے لئے مشہور ہیں اس میچ میں کوئی خاص کھیل پیش نہ کر سکے بہرحال سری لنکا کے دو بہترین کھلاڑی کافی عرصہ بعد میدان میں اترے ہیں ان میں جے سوریا اور مرلی درن شامل ہیں یہ ٹیم اگر سیٹ ہو گئی تو بہت کچھ کرنے کی صلاحت رکھتی ہے۔ سری لنکا نے جب بھی مار کھائی تو کمزور باؤلنگ کی وجہ سے ہارے گی۔

مورخہ 99-5-15 کو دو میچ کھیلے گئے۔ ان میں ایک جنوبی افریقہ VS بھارت تھا۔ بھارت نے پہلے کھیلتے ہوئے 50 اوورز میں پانچ کھلاڑیوں کے نقصان پر 253 سکور کیا۔ اس میں گنگولی کے بہترین 97 سکور شامل تھے۔ وہ بدقسمتی سے رن آؤٹ ہو گئے اور ورلڈ کپ 99 کی پہلی سنچری نہ بنا سکے۔

جواب میں جنوبی افریقہ نے چھ وکٹوں کے نقصان پر 254 رنز بنا کر یہ اہم میچ چار وکٹوں سے جیت لیا۔ عجیب اتفاق ہے کہ جنوبی افریقہ کے کیلس نے 96 رنز بنائے اور وہ بھی گنگولی کی طرح رن آؤٹ ہو گئے اور سنچری نہ بنا سکے۔

بھارت نے جس طرح کھیل کا آغاز کیا اس لحاظ سے اسے 270 تک سکور کرنا چاہئے تھا یہ ایک محفوظ سکور ہوتا۔ آج کل کے لحاظ سے 250 سے نیچے کا سکور غیر محفوظ ہے۔ انڈیا کے سٹار بلے باز ٹنڈولکر کافی عرصہ بعد میدان میں اترے ہیں وہ اس میچ میں نمایاں کھیل پیش نہ کر سکے آگے دیکھتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں۔

اسی روز دوسرا میچ زمبابوے اور کینیا کے درمیان کھیلا گیا۔ جو زمبابوے نے پانچ وکٹوں سے جیت لیا۔ کینیا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 7 وکٹوں کے نقصان پر 229 رنز بنائے جواب میں زمبابوے نے 5 وکٹوں پر 231 رنز سکور کئے۔

مورخہ 99-5-16 کو پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ایک اہم میچ کھیلا گیا۔ یہ بہت ہی کانٹے دار میچ تھا۔ جو پاکستان نے سخت مقابلے کے بعد اپنی باؤلنگ کی برتری کی وجہ سے 27 رنز سے جیت لیا۔ ویسٹ انڈیز پاکستان کا بہت پرانا حریف ہے۔ ایک موقع پر ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان اور عظیم کھلاڑی کلائیو لائیڈ نے کہا تھا کہ اگر ہمیں کسی بھی ٹیم سے گھبراہٹ ہوتی ہے تو وہ پاکستان کی ٹیم ہے۔ وسیم اکرم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا جو شروع میں ہی غلط ثابت ہونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ ویسٹ انڈیز کے باؤلروں نے بڑی نپی تلی اور تیز باؤلنگ کی اور پاکستانی بلے بازوں کو کھل کر سٹروک نہ کھیلنے دیئے شروع کے دونوں کھلاڑی غیر ذمہ دارانہ شاٹس کھیلتے ہوئے آؤٹ ہوئے۔ ایسے لگتا تھا کہ پاکستان 170 یا 180 سکور کر پائے گا لیکن آل راؤنڈر وسیم اکرم اور اظہر محمود نے بہترین بیٹنگ کرتے ہوئے سکور 229 تک پہنچا دیا۔ اس طرح یہ سکور فائٹنگ بن گیا۔

جواب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم پاکستان کے فاسٹ باؤلروں کا مقابلہ نہ کر سکی اور پوری ٹیم 202 کے سکور پر آؤٹ ہو گئی۔ عبدالرزاق شعیب اختر وسیم اکرم اور اظہر محمود نے بہت اعلیٰ معیار کی باؤلنگ کی اور ویسٹ انڈیز کے کھلاڑیوں کو جم کر نہ کھیلنے دیا یہ میچ بہت سخت اور Tension میں کھیلا گیا۔ کیونکہ اس پول کا یہ بہت اہم میچ تھا۔ اس کے اثرات دوسرے میچوں پر پڑنے ہیں۔

اسی روز دوسرا میچ آسٹریلیا اور سکاٹ لینڈ کے درمیان ہوا جو آسٹریلیا نے چھ وکٹوں سے جیت لیا۔ یہ ایک آسان میچ تھا۔ سکاٹ لینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 188 سکور کیا جو آسٹریلیا نے 4 وکٹوں کے نقصان پر پورا کر لیا۔

بے نیازی

البیرونی نے سلطان مسعود کے نام قانون المسعودی فی الھیئت والنجوم لکھی جو علم ہیئت اور نجوم کا ایک لافانی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف پر سلطان نے خوش ہو کر حکم دیا کہ اس کے معاوضہ میں البیرونی کو ہاتھی کے برابر وزن کی چاندی تول کر دی جائے لیکن البیرونی نے یہ معاوضہ قبول کرنے سے معذرت کر دی۔

(اردو ڈائجسٹ دسمبر 98 ص 106)

بقیہ صفحہ 1

شے کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ جھوٹ اس قدر نہ بولیں کہ گوئبلز کی روح بھی شرمسار ہو جائے۔ صحافت آپ کے نزدیک مشن نہ سہی کاروبار ہی سہی لیکن کاروبار کے بھی کچھ تو اخلاقی تقاضے ہوتے ہیں - ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف صحافتی دہشت گردی کو بند کیا جائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کی طرف سے پاکستانی برتری کا اعتراف

بھارت نے کارگل سیکٹر میں پاکستان کی برتری کا اعتراف کر لیا ہے۔ بھارت روزنامہ ایکسپلیشیئر نے بھارتی فوجی ذرائع کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ اونچی پہاڑیوں سمیت تمام اہم جگہوں پر پاک فوج کا قبضہ ہے۔ گذشتہ دو دنوں میں 9 بھارتی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔

بھارت ایٹمی پروگرام بند کرے

چین نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ اپنا ایٹمی پروگرام بند کر دے۔ چین کے سرکاری اخبار چائنا ڈیلی کے مطابق یوگوسلاویہ پر نیٹو کے حملے بھارت کے لئے ایٹمی ہتھیار بنانے کا جواز نہیں۔

معذرتیں قبول نہیں

پاکستان میں چین کے سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ نے جان بوجھ کر بلغراد میں چینی سفارت خانہ پر حملہ کیا۔ امریکہ سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے انسانی جسم کے بال تک دیکھ سکتا ہے تو اسے سفارت خانے کیسے نظر نہ آیا۔ چینی سفیر نے یہ باتیں اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں کہیں۔

ہندوستان ٹائمز کا دعویٰ

بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ہونے والی انٹرنیشنل پیس کانفرنس کے دوران 4 این جی اوز نے کشمیر کے مسئلے پر بھارت کی حمایت کر دی اور حریت پسندوں پر زور دیا گیا کہ وہ مسلح کارروائیاں چھوڑ کر عام انتخابات میں حصہ لیں۔ بھارتی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ حریت کانفرنس کے شبیر احمد ڈار اور غلام رسول نے بھارتی افواج کے مظالم کے اعداد و شمار پیش لیکن کانفرنس کے مندوبین کو قائل نہ کر سکے۔

پاکستان مثالی ملک

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں افیون کی کاشت ختم ہو گئی ہے۔ اب سالانہ پیداوار صرف 5 لاکھ ٹن رہ گئی ہے جبکہ اس سے قبل یہ 800 ٹن سالانہ تھی۔ منشیات پر قابو پانے کے لئے پاکستان ایک مثالی ملک بن کر ابھرا ہے۔

مزید بہت کچھ کریں گے

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ سربوں پر فضائی حملوں کے مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ مزید بہت کچھ کریں گے۔ یوگوسلاوی صدر سلوبوڈان میلاسوچ کو البانوی آبادی کے خلاف جارحیت سے روکنے کے لئے نیٹو کو فضائی حملے جاری رکھنے چاہئیں۔ وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر نے اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ زمینی فوج کے حملے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

نئے اسرائیلی وزیراعظم کو مشورے

برطانوی وزیر اعظم کے خصوصی مشیر اور امریکی صدر کے دو مشیر اسرائیل کے نئے منتخب وزیراعظم ایہود بارک کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم نے مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی سیاسی پالیسی مرکز پسند بنائیں۔

ایران سعودی تعلقات

سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ ایران سعودی عرب تعلقات کے فروغ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ ایرانی صدر کی بات چیت مثبت اور تعمیری ہے۔

یوگوسلاویہ کے خلاف رقم کی منظوری

امریکی ایوان نمائندگان نے یوگوسلاویہ کے خلاف کارروائی کے لئے ساڑھے پندرہ ارب ڈالر کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے تحت کوسووو کے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ایک ارب دس کروڑ ڈالر بھی رکھے گئے ہیں۔

انڈونیشیا کے عام انتخابات

سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں عام انتخابات 7- جون کو ہونگے۔ اس میں حصہ لینے کی باضابطہ مہم پرچم لہرانے اور پریڈ سے شروع کر دی گئی ہے۔

تاجکستان میں تصادم

تاجکستان کے علاقہ گارم میں حکومت اور اس کے مخالف مسلم فوجیوں کے مابین جھڑپ کے نتیجے میں 18- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 6 زخمی ہوئے۔

ہالینڈ میں سیاسی بحران

ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ایوان بالا نے ریفرنڈم کرانے کے لئے آئین میں تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک حکومتی پارٹی نے دھمکی دی تھی کہ اگر یہ تجویز منظور نہ کی گئی تو وہ مخلوط حکومت سے نکل جائے گی۔ موجودہ صورت حال میں دم کوک استعفیٰ دے سکتے ہیں۔ قبل از وقت انتخابات بھی ممکن ہیں۔

امریکہ میں اسرائیلی سفیر مستعفی

امریکہ میں متعین اسرائیل سفیر نے نیتن یاہو کے انتخاب ہارنے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے پچھلی حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کے لئے لئے سفیر مقرر کیا گیا تھا۔

ایف سی جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا ہشتم کلاس کا سو فیصد رزلٹ

امسال ایف- سی اسکول کے 15 طلباء اور 8 طالبات نے ہشتم کلاس کے امتحان میں شمولیت کی- اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلباء و طالبات کامیاب رہے- **ہشتم بورڈ** کی کلاس و دیگر کلاسوں میں داخلہ جاری ہے-ماہوار فیس ششم -/90 روپے- ہفتم تا دھم صرف -/100 روپے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
21- مئی- غروب آفتاب- 7-05
22- مئی- طلوع فجر- 3-29
22 مئی- طلوع آفتاب 5-05

آصف زرداری نے زبان کاٹ لی یا کاٹ دی گئی

سینیٹر آصف زرداری جن پر سول لائن کراچی کے تھانہ میں جسٹس نظام کے قتل کے سلسلہ میں تفتیش جاری ہے زبان کٹ جانے سے شدید زخمی ہوگئے ان کے کپڑے خون سے بھر گئے۔ گذشتہ روز کی خودکشی کی طرح موجودہ واقعہ کے بارے میں پولیس اور دیگر ذرائع متضاد بیانات دے رہے ہیں۔ ڈی آئی جی کراچی نے بیان دیا ہے کہ خودکشی کی ناکام کوشش کے بعد وہ اگلے روز باتھ روم گئے دانتوں سے زبان کاٹی اور لہولہان ہو کر باہر آگئے۔ یہ بھی خودکشی کی کوشش تھی۔ زبان پر زخم زیادہ گہرا ہے۔ زرداری بول نہیں پا رہے۔ منہ سے بہنے والے خون سے کپڑے لت پت تھے۔ انہیں سخت حفاظتی انتظامات میں آغا خان ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہسپتال کے قریب کسی کو پھٹکنے بھی نہیں دیا گیا۔ بدھ کی صبح زرداری بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے تھے اور کیلوں کے سوا کوئی چیز نہ کھائی۔

پولیس نے تشدد کیا

آصف زرداری سے پیپلز پارٹی کے نثار کھوڑو نے ملاقات کی جس کے بعد نثار کھوڑو نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اقبالی بیان لینے کے لئے پولیس نے تشدد کیا۔ انہوں نے کہا کہ تشدد سے زرداری کا السر پھٹ گیا اور حالت خراب ہو گئی۔ پیپلز پارٹی کے ذرائع نے کہا کہ آئی جی اور ڈی ایس پی نے تیز چاقو سے زبان کاٹی۔ جسٹس نظام اور عمران عزیز کیس میں اقبالی بیان لینے کی کوشش کی اور بینظیر کو ملوث کرنے کو کہا انکار پر پولیس نے دھمکی دی کہ تم کو پولیس مقابلے میں ماردیں گے۔

بینظیر بھٹو کا جی ایٹ ممالک کو خط

بینظیر بھٹو نے اپنے خاوند آصف علی زرداری کے بارے میں جی ایٹ ممالک کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آصف زرداری کو پولیس مقابلے میں مارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ عالمی تنظیمیں مانیٹرنگ ٹیمیں پاکستان بھیجیں نواز شریف نے ضیاء الحق کی لائن پر چلتے ہوئے میرے خاندان کو ختم کرنے کی ٹھان رکھی ہے اندھیر نگری مچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ زرداری کے سر پر ضربیں لگائی گئیں ضیاء نے بھٹو کو جیل میں ختم کیا۔ بھٹو کے داماد کو ضیاء کی باقیات ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ان سے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیں گے۔ نواز شریف ایٹمی قوت کو ڈکٹیٹر شپ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ایسے غیر مستقل اور ظالم شخص کو ملک کی سربراہی نہ دی جائے۔

سندھ پولیس کا انکار

پیپلز پارٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سندھ پولیس نے زرداری پر تشدد سے انکار کیا تو یہ کام کرنے کے لئے لاہور سے افسر بلوائے گئے۔ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے سندھ پولیس کی تعریف کی۔

خودکشی کی اطلاع غلط ہے

اپنے اکلوتے بیٹے آصف علی زرداری سے ملاقات کے بعد حاکم علی زرداری نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ خودکشی کی اطلاع غلط ہے۔ آصف کو تین دن سے سونے نہیں دیا گیا۔ زرداری السر کے مریض بھی ہیں اور احتجاجاً بھوک ہڑتال بھی کر رکھی ہے۔ حاکم زرداری نے بتایا کہ ان کے بیٹے نے کہا "بابا مجھے بہت مارا۔ میں تمہارا بہادر بیٹا ہوں"۔ ذرائع نے بتایا کہ آصف زرداری نے کہا "تمہیں معلوم نہیں کس سے ڈیل کر رہے ہو۔ میں آصف زرداری ہوں۔ ٹوٹ جاؤں گا۔ جھکوں گا نہیں"۔

سی آئی اے سنٹر کے باہر مظاہرہ

کراچی میں سی آئی اے سنٹر کے باہر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرہ کیا جن میں خواتین بھی شامل تھیں۔ کارکن نواز شریف کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ دونوں بہنیں فوزیہ اور فریال مستقل طور پر سی آئی اے سنٹر کے باہر موجود رہیں۔

عدالتی کمیشن کی تشکیل

وزیراعظم نے آصف زرداری کے واقعہ کا سختی سے نوٹس لیا اور اس کی تحقیق کے لئے سیشن جج کے عہدے کا افسر مقرر کرکے عدالتی تحقیق کا حکم دیا ہے۔ ایک اخبار کے ذرائع کے مطابق زرداری دوران تفتیش بے ہوش ہو گئے۔ اہلکار ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ مسلسل جاگنے اور بھوک ہڑتال کے باعث حالت بے خراب ہو گئی۔ جسم میں پانی کی کمی ہو گئی۔ منہ سے خون بہتا رہا۔ اور خون کی الٹیاں آئیں۔ زرداری نے طبی امداد لینے سے انکار کر دیا۔

سیاستدانوں کو رقوم کی فراہمی ماضی کا قصہ

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اٹارنی جنرل کی اس یقین دہانی پر کہ آئی ایس آئی آئندہ سیاست میں مداخلت نہیں کرے گی 1990ء کے انتخابات کے دوران آئی جے آئی کے لیڈروں کو رقم تقسیم کرنے کے معاملے کو ماضی کا واقعہ قرار دے کر فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ فاضل جسٹس صدیقی نے بتایا کہ آئی ایس آئی کے ذریعے سیاستدانوں کو رقوم کی فراہم کا سوال عدالت میں نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس معاملے کا بنیادی حقوق سے کوئی تعلق نہیں۔ وکیل اکرم شیخ نے کہا کہ ایسا فیصلہ کیا جائے جس سے عدالت کا وقار قائم رہ سکے اکرم شیخ کے ان دلائل پر فاضل جج نے کہا کہ عدلیہ کا وقار ہمارا معاملہ ہے ہم اسے بہتر جانتے ہیں۔ اصغر خان نے کہا کہ آئی ایس آئی نے رقوم تقسیم کیں۔ نصیر اللہ بابر نے کہا کہ پیپلز پارٹی کو شکست دینے کے لئے رقوم تقسیم کی گئیں۔

سپورٹس کی خبریں

ورلڈ کپ کا پہلا اپ سیٹ

زمبابوے نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد بھارت کو صرف تین رنز سے ہرا دیا۔ یہ ورلڈ کپ کا پہلا اپ سیٹ قرار دیا جا رہا ہے۔ زمبابوے نے پہلے کھیلتے ہوئے 46 اوورز میں 252 رنز بنائے بھارت جوابی طور پر 45 ویں اوور میں 249 رنز بنا کر آؤٹ ہو گیا۔ یہ بھارت کی دوسری شکست ہے۔

سری لنکا کی دوسری شکست

عالمی چیمپئن سری لنکا جنوبی افریقہ کے ہاتھوں 89 رنز سے شکست کھا گیا۔ جنوبی افریقہ نے پہلے کھیلتے ہوئے 199 رنز بنائے جواباً سری لنکا کی ٹیم 110 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

ٹنڈولکر کے والد کا انتقال

بھارت کے سٹار بیٹسمین ٹنڈولکر اپنے والد کے انتقال پر ورلڈ کپ سے واپس آگئے ہیں۔ وہ ایک میچ نہیں کھیلیں گے اور جلد واپس برطانیہ پہنچ جائیں گے۔

مستورات کیلئے ایک خاص تحفہ
مسل ٹانک (گولیاں)
چھوٹی پیکنگ-/18
بڑی پیکنگ-/30
(پٹھوں کی درد- کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے لاجواب)
ایف ٹی (ہومیو) ڈسٹری بیوٹرز-
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

سینٹری کی دنیا میں ایک منفرد نام
خان جی اینڈ سنز - کالج روڈ ربوہ
سونیکس آگیا
الحمدللہ- پاکستان میں نمبر one کوالٹی سونیکس انڈسٹری گوجرانوالہ جس نے بہت خوبصورت انداز میں نت نئے ڈیزائن کے باتھ روم کی فٹنگ پاکستان میں پہلی مرتبہ جرمن اور انگلینڈ' ٹیکنالوجی سے متعارف کروایا ہے- اور اب آپ کو ربوہ میں مل سکتا ہے- گارنٹی 5 سال-
3 سٹار سرامکس انڈسٹری گوجرانوالہ کے بہترین اور ہر رنگ کے فراسٹ کوالٹی کے باتھ روم کی فٹنگ مثلاً واش بیسن پیڈسٹل کموڈ کپل نان کپل اڑیسہ WC واش بیسن ٹینکی- گارنٹی رنگ 10 سال
B.K.M. - C.I. پائپ اور فٹنگ اس میں 100% پاکستان سٹیل ملز اور چائنہ سے امپورٹڈ سٹیل استعمال کیا گیا ہے- اندر اور باہر سے کمپاؤنڈ کیا ہوا پائپ جس کا وزن سب پائپوں سے زیادہ ہے گارنٹی کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے-
I.I.L.M. پائپ پاکستان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا واحد پائپ ہے- اس کے علاوہ سامان سینٹری سوئی گیس کی فٹنگ دستیاب ہے-
سٹائل ٹائل- اب آپکو ہمارے ہاں ہر رنگ اور ہر سائز میں سٹائل ٹائل پرائم کوالٹی فیصل آباد ریٹ پر دستیاب ہے-
ڈیلر: سونیکس انڈسٹری گوجرانوالہ-3- سٹار سرامکس انڈسٹری گوجرانوالہ-
I.I.L. کراچی پائپ- B.K.M.- C.I. پائپ و فٹنگ
پروپرائٹر: خان جی اینڈ سنز- ریاض احمد خان- فون دوکان 211225 رہائش 211586